

عمومی جائزہ

سبب، بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ کو بھی کم کر دیا گیا۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

ارب روپے	2019	2020	2021	2022
خر دمالکاری بینک	380	494	582	753
ترقیاتی مالی ادارے	377	439	539	1,431
غیر بینک مالی ادارے	1,339	1,700	2,023	2,563
بینہ	1,710	1,938	2,143	2,460
سی ڈی این ایس	3,998	4,248	3,884	3,390
بینک	21,991	25,124	30,058	35,796
کل	29,795	33,943	39,229	46,393

اثاثوں کی سال بھر (فیصد)

خر دمالکاری بینک	15.9	30.0	17.8	29.4
ترقیاتی مالی ادارے	58.1	16.5	22.6	165.7
غیر بینک مالی ادارے	13.0	27.0	19.0	26.7
بینہ	14.5	13.4	10.5	14.8
سی ڈی این ایس	9.4	6.2	-8.5	-12.7
بینک	11.7	14.2	19.6	19.1
مجموعی مالی شعبہ	12.1	13.9	15.6	18.3

مجموعی اثاثوں میں فیصدی حصہ

خر دمالکاری بینک	1.28	1.46	1.48	1.62
ترقیاتی مالی ادارے	1.27	1.29	1.37	3.09
غیر بینک مالی ادارے	4.49	5.01	5.16	5.52
بینہ	5.74	5.71	5.46	5.30
سی ڈی این ایس	13.42	12.51	9.90	7.31
بینک	73.81	74.02	76.62	77.16

اثاثے بطور جی ڈی پی کا فیصد*

خر دمالکاری بینک	0.8	1.0	1.0	1.0
ترقیاتی مالی ادارے	0.8	0.8	0.9	1.9
غیر بینک مالی ادارے	2.9	3.3	3.3	3.4
بینہ	3.7	3.8	3.5	3.3
سی ڈی این ایس	8.8	8.2	6.3	4.5
بینک	48.2	48.6	49.1	47.3
مجموعی اثاثے	65.2	65.7	64.1	61.3

نوٹ: بازار کی قیمتوں پر جی ڈی پی (16-2015ء=100)

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پی بی ایس

2022ء کے دوران ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں ابتری دکھائی دی، جو سست عالمی نمو، مالی حالات میں سختی، ملکی عدم توازن میں شدت اور سیاسی عدم استحکام کے اثرات کی جزوی طور پر عکاسی کرتی ہے۔ تاہم، ان درپیش چیلنجوں کے باوجود، پاکستان کے مالی شعبے نے آپریشنل اور مالی پیک کا مظاہرہ جاری رکھا۔ سال 2022ء کے دوران پاکستان کے مالی شعبے کے اثاثوں کی مجموعی بنیاد میں 18.3 فیصد اضافہ ہوا جس میں سب سے بڑا حصہ بینکاری شعبے کا رہا۔ تاہم اثاثوں اور جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے مالی گہرائی، جو ہم عصر ممالک¹ میں پہلے ہی کم ہے، نسبتاً بلند مہنگائی کی وجہ سے مزید گھٹ کر 61.3 فیصد رہ گئی (جدول 1)۔

2021ء میں کورونا وائرس وبائی مرض کے بعد 6.3 فیصد کی مضبوط بحالی کے ساتھ، مختلف معاشی اور جغرافیائی سیاسی مشکلات کی وجہ سے 2022ء کے دوران عالمی اقتصادی نمو گھٹ کر 3.4 فیصد رہ گئی۔² مہنگائی کے دباؤ میں مسلسل اضافے اور عالمی رسد زنجیر میں رکاوٹیں روس اور یوکرین، جو مختلف خوراک اور توانائی کی اشیاء کی عالمی رسد زنجیر میں دو اہم فریق ہیں، کے مابین تنازعے، اور چین میں کووڈ 19 کے بار بار وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے مزید پیچیدہ ہو گئی تھیں۔ مزید برآں، مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے لیے بالخصوص ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایف) کی جانب سے زری پالیسی کے موقف میں تبدیلی سے عالمی مالی حالات سخت ہو گئے۔ دباؤ کے حامل کلی مالی حالات اور بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال کے باعث عالمی مالی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ بڑھتا رہا۔

ان عالمی پیش رفتوں نے ملکی کئی معاشی چیلنجز کو بڑھادیا اور ملکی ساختی مسائل کا نتیجہ بننے والے عدم توازن پر مزید دباؤ ڈالا۔ عالمی سطح پر اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے علاوہ درآمدی طلب میں اضافے، کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی نیز پست برآمدی مسابقت اور پیداواری صلاحیت کی وجہ سے بیرونی کھاتوں کا توازن دباؤ میں رہا جبکہ آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کے تحت نویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر اور عالمی مالی صورت حال میں سختی کی وجہ سے بیرونی مالکاری بھی ختم ہو گئی۔ نیز اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے اور غیر معمولی بارشوں اور مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سیلاب کی وجہ سے رسد زنجیروں نے بھی زیر جائزہ سال میں اوسط مہنگائی کو 19.9 فیصد تک پہنچا دیا۔ دوسری جانب اقتصادی سرگرمیوں میں کمی اور ادائیگی قرض کی بڑھتی ہوئی لاگتوں کی وجہ سے ٹیکس محاصل میں سست روی کے باعث مالیاتی توازن بھی دباؤ میں رہا جس کی وجہ سے بینکوں سے قرض گیری پر حکومت کا انحصار کافی حد تک بڑھ گیا۔ ان پیش رفتوں کے

لے براہ مہربانی مندرجہ ذیل لنک پر جائیے:

<https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023>

¹ علاقائی ممالک کے مقابلے میں پاکستان کے مالی استحکام کے اظہار بے نسبتا پست ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے براہ مہربانی گورنر کی سالانہ رپورٹ مالی سال 2021-2022ء ملاحظہ فرمائیے۔

² بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ: ایک زبردست بحالی۔ واشنگٹن، اپریل۔ تفصیلات کے

نمو کو بڑھا دیا۔ فنڈنگ کے لحاظ سے، ڈپازٹس میں نمایاں کمی کی وجہ سے بینکوں کا قرضوں پر انحصار مزید بڑھ گیا۔

2022ء کے دوران بینکاری شعبے کا خطرہ قرض قابو میں رہا۔ غیر فعال قرضے (این پی ایلز) ایڈوانسز کے مقابلے میں سست رفتار سے بڑھے۔ اس کے علاوہ، بینکوں نے قرض کے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے مناسب تموین کو برقرار رکھا۔ مجموعی غیر فعال قرضوں کا تناسب (جی این پی ایل آر) گزشتہ برس کے 7.9 فیصد سے کم ہو کر 2022ء کے دوران 7.3 فیصد رہ گیا جبکہ خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب (این این پی ایل آر) 0.7 فیصد سے تھوڑا بڑھ کر 0.8 فیصد ہو گیا۔ تاہم باقی ماندہ خطرہ، یعنی خالص غیر فعال قرضوں اور خالص غیر فعال قرضوں کا سرمایے کا تناسب، گزشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطح پر برقرار ہے۔ حالیہ دباؤ والے کئی معاشی حالات کے دوران کم مشکلات کی وجہ بینکوں کی قرض گاری کی حکمت عملی کا عام رجحان تھا کہ وہ بہتر قرضہ جاتی ساکھ اور مستحکم ٹریک ریکارڈ رکھنے والی کمپنیوں کو ترجیح دیتے ہیں، نیز کارپوریٹ سیلٹر کی وافر سیالیت اور سرمایے کی بچت تھی جسے گزشتہ برس کے دوران ان کی کارکردگی سے بھی تقویت ملی تھی۔

بینکاری شعبے کے مارکیٹ کے خطرے کے جزدان نے 2022ء کے دوران مخلوط تصویر پیش کی۔ اگرچہ شرح سود کے خطرے نے بنیادی طور پر مارکیٹ کے مجموعی خطرے کو بڑھایا، تاہم سخت ضوابطی معیارات کی وجہ سے ایکویٹی اور زر مبادلہ کے خطرات کم رہے۔ دوران سال بینکوں کے زیر تحویل سرکاری تمسکات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ تاہم، شعبہ بینکاری بالعموم بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات کو برقرار رکھنے کے قابل تھا، کیونکہ بینکوں نے عرصیت کے عدم توازن کو مؤثر طریقے سے منظم کیا اور رواں شرح آلات کی ہولڈنگ میں اضافہ کیا۔

بینکوں کی اثاثوں پر مبنی سیالیت کے اظہار یے تسلی بخش رہے۔ 2022ء کے اختتام پر بازل پر مبنی سیالیت کے اظہار یے یعنی سیالیت کی کوریج کا تناسب (ایل سی آر) اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب (این ایس ایف آر) بالترتیب 216 فیصد اور 166 فیصد تھا۔ تاہم، بالخصوص حکومت کی جانب سے بینک کریڈٹ کی بلند طلب کے مقابلے میں ڈپازٹس میں سست نمو کی وجہ سے مارکیٹ کی سیالیت کی صورت حال دباؤ میں رہی۔ اگرچہ مہنگائی کے دباؤ اور معاشی سست روی نے امانت گزاروں کی بچت کی صلاحیت اور قرضے کی طلب کو متاثر کیا ہے، تاہم بینکوں کی اثاثوں اور واجبات کے انتظام (اے ایل ایم) کی حکمت عملی اور ڈپازٹس کو جمع کرنے کی ترغیب بھی ٹیکس پالیسی سے متاثر ہو سکتی ہے، جس نے

بڑھتے ہوئے عدم توازن کے پیش نظر 2021ء کے آخری حصے میں پالیسی کو سخت کیا گیا جس میں 2022ء کے دوران مزید تیزی آگئی اور اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے متعدد پالیسی اقدامات کا آغاز کیا گیا۔ مثال کے طور پر 2022ء کے دوران پالیسی ریٹ کو مزید 625 بیسیس پوائنٹس اضافے سے بڑھا کر 16.0 فیصد کر دیا گیا اور زیر جائزہ مدت کے بعد بھی یہ اضافے کا سلسلہ جاری رہا۔³ دیگر اقدامات میں صارفی ماکارے سے متعلق کئی محتاطیہ اقدامات اور بیرونی عدم توازن پر قابو پانے کے لیے انتظامی اقدامات شامل تھے۔

پالیسی سخت کرنے اور طلب میں کمی کے اقدامات کے نتیجے میں سال کے آخر میں جاری کھاتے کے خسارے میں کمی آگئی اور کاروباری سرگرمیاں سست پڑنے لگیں۔ مثال کے طور پر 2022ء کی دوسری ششماہی میں کاروباری اعتماد کا اشاریہ (بی سی آئی) اپریل 2020ء کے بعد سے سست ترین سطح پر آگیا، اور 2022ء کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی اوسط پیداوار 2021ء کے 17.5 فیصد سے گھٹ کر 6.0 فیصد ہو گئی۔ اسی طرح مالی سال 23ء کے لیے تخمینہ کردہ اقتصادی نمو گھٹ کر 0.29 فیصد رہ گئی، جو مالی سال 22ء میں 6.1 فیصد تھی (دیکھیے باب 1)۔

2022ء کے دوران ملکی مالی منڈیوں کو کافی اتار چڑھاؤ اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر بازار مبادلہ کو 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران دباؤ کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر اور بیرونی رقوم کی آمد نہ ہونے سے بیرونی کھاتہ دباؤ میں آگیا۔ بینکوں سے حکومتی قرض گریووں میں اضافے اور نجی شعبے کے قرضوں میں نمایاں نمو کی وجہ سے بازار زر میں بھی دباؤ دکھائی دیا جبکہ ڈپازٹ جمع ہونے کی رفتار میں کمی آئی۔ تاہم اسٹیٹ بینک کے انتظام سیالیت نے روپے کی سیالیت کے دباؤ کو قابو میں رکھا۔ اسی طرح 2022ء کے بیشتر حصے میں ایکویٹی مارکیٹ میں مندی کے احساسات غالب رہے اور کے ایس ای 100 انڈیکس میں 9.4 فیصد کمی واقع ہوئی (دیکھیے باب 2)۔

دشوار حالات کے باوجود، 2022ء کے دوران بینکاری شعبے کے استحکام کے اظہار یے بڑی حد تک مستحکم رہے۔ اثاثہ جاتی اساس میں 19.1 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برسوں کے دوران ترقی کی رفتار کی عکاس ہے۔ تاہم، بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری میں اضافے سے اس نمو کو تقویت ملی کیونکہ حکومت کو بینکوں کا سرمایہ کاری اکتشاف اثاثہ جاتی اساس کے 55.5 فیصد تک پہنچ گیا۔ معمولی کمی کے باوجود نجی شعبے کے ایڈوانسز میں نمایاں رفتار سے اضافہ ہوا کیونکہ خام مال کی بلند قیمتوں نے جاری سرمایے کے قرضے کی

³ 2023ء کے دوران اب تک پالیسی ریٹ میں 500 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا ہے۔

کو اسلامی طریقے میں ڈھالنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی - اہم مسائل اور مواقع" میں پیش کیا گیا ہے۔

سرکاری تمسکات سے ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی شرح کو بینکوں کے ایڈوانسز تاڈپازٹ تناسب (اے ڈی آر) سے منسلک کیا تھا۔⁴

خرد مالکاری بینک (ایم ایف بیز) کو ووڈ کے طویل اثرات کی وجہ سے دباؤ میں رہے جو 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کئی معاشی حالات میں ابتری اور سیلاب کی وجہ سے مزید پیچیدہ ہو گئے۔ اثاثوں کے معیار کے اظہار یے بگڑ گئے کیونکہ جی این پی ایل آر بڑھ کر 6.7 فیصد ہو گئی جبکہ 2021ء میں 5.2 فیصد تھی، جبکہ این این پی ایل آر 1.2 فیصد سے بڑھ کر 1.5 فیصد ہو گئی۔ محدود آمدنی کے مقابلے میں بلند تموین اور آپریٹنگ اخراجات کی وجہ سے اس شعبے کو (بعد از ٹیکس) 17.2 ارب روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی طرح، ایم ایف بیز کی مجموعی سی اے آر 2022ء کے اختتام تک گھٹ کر 10.9 فیصد رہ گئی (دیکھیے باب 5)۔

غیر بینک مالی اداروں کے شعبے نے 2022ء کے دوران مضبوط نمو کا مظاہرہ کیا۔ ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کی بیلنس شیٹ میں 165.7 فیصد توسیع ہوئی جبکہ 2021ء میں 22.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے باعث اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں سے لیے گئے قرضوں کی وجہ سے یہ توسیع ممکن ہوئی، جبکہ ایڈوانسز میں بھی نمایاں اضافہ دکھائی دیا۔ غیر فعال قرضوں (این پی ایل) کے مقابلے میں ایڈوانسز میں اضافے اور بلند وصولیوں کی وجہ سے سال کے دوران اثاثوں کے معیار کے اظہار یے بھی بہتر ہوئے۔ آمدنی میں بہتری آئی جبکہ سی اے آر معمولی کمی کے باوجود 36.5 فیصد پر مستحکم رہی (دیکھیے باب 6.1)۔

غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) میں 2022ء کے دوران 26.7 فیصد نمو دکھائی دی۔ اس مضبوط کارکردگی میں بنیادی طور پر میوچل فنڈز کی صنعت نے حصہ ڈالا، جو اس شعبے کا ایک بڑا جز بھی ہے، یعنی اس شعبے کا 61.4 فیصد۔ بلند شرح سود کے ماحول میں بازار زر اور انکم فنڈز نے متاثر کن نمو دکھائی جبکہ ایکویٹی مارکیٹ کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ایکویٹی فنڈز کو انفکاک کا سامنا رہا۔ اس کے علاوہ پالیسی ماحول کو سازگار بنانے اور نئی اسکیموں کو آپریشنل کرنے کی وجہ سے ریل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (آر ای آئی ٹی) کے زمرے میں 2022ء کے دوران نمایاں نمو دکھائی دی۔ انویسٹمنٹ فنانس کمپنیوں (آئی ایف سیز) اور نان بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں (این بی ایم ایف سیز) کی مدد سے این بی ایف آئیز کے قرض گاری شعبے میں بھی 21.6 فیصد کی زبردست نمو دکھائی دی۔ تاہم، مؤخر الذکر کو تیسری سہ ماہی میں شدید سیلاب کی وجہ سے مزید دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔

2022ء کے دوران بینکاری شعبے کی نفع آوری بڑھ گئی، جس کی بنیادی وجہ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری پر سودی آمدنی میں اضافہ تھا، جس نے مجموعی آمدنی میں تقریباً 60.0 فیصد حصہ ڈالا۔ تاہم سودی اخراجات میں مضبوط اضافے اور ٹیکس چارجز میں نمایاں اضافے کی وجہ سے سودی آمدنی میں اضافہ قابو میں رہا۔⁵ اسی طرح، 2022ء کے دوران اثاثوں پر منافع (آر او اے) جزوی بہتری کے ساتھ 1.01 فیصد درج کیا گیا، جبکہ 2021ء میں 0.96 فیصد تھا؛ جبکہ ایکویٹی پر منافع (آر او ای) گزشتہ برس کے 14.0 فیصد سے بہتر ہو کر 16.9 فیصد ہو گیا۔ سرمایہ جاتی اساس میں نمو کے ساتھ ہی شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) بہتر ہو کر 17.0 فیصد ہو گئی، جو 11.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے سے کہیں بلند ہے۔ آمدنی میں اضافے اور بینکوں کے قرض دینے کے محتاط طریقوں کی مدد سے قرضے کے جزدان میں نقصان پر قابو پانے سے بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت بڑھ گئی (دیکھیے باب 3)۔

اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی اور 2022ء کے دوران ان کے اثاثہ جاتی اساس 29.6 فیصد بڑھی جبکہ ان کا حصہ بڑھ کر 22.0 فیصد ہو گیا۔ شعبہ جاتی رجحان کی طرح اثاثہ جاتی اساس میں توسیع بنیادی طور پر سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوئی کیونکہ حکومت نے اجارہ سکوک کے اجراء کے لیے نئے اثاثے مختص کیے تھے۔ فنڈنگ کے لحاظ سے، خاصے ڈپازٹ جمع کیے گئے جبکہ قرضوں پر انحصار بھی بہت بلند رہا۔ آئی بی آئیز کے اثاثوں کے معیار کے اظہار یے مزید بہتر ہوئے اور اپنے روایتی ہم مضبوطوں کے مقابلے میں بہتر رہے۔ آمدنی میں اضافہ گزشتہ برس کے مقابلے میں بحال ہوا جس نے زیریں اظہاریوں کو بھی بڑھا دیا۔ اسی طرح، 2022ء کے دوران ادائیگی قرض کی صورت حال مزید مستحکم ہوئی، جس سے آئی بی آئیز کی پگ میں اضافے کا اظہار ہوا (باب 3 میں اسلامی بینکاری پر سیکشن ملاحظہ فرمائیے)۔ بینکاری نظام کو شریعت سے ہم آہنگ کرنے کی مہم کے مطابق اسلامی بینکاری صنعت نے اپنے مارکیٹ انفراسٹرکچر اور سپورٹ میکانزم کے اشتراک سے گزشتہ برسوں میں ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے اپریل 2022ء کے اپنے فیصلے میں بینکاری نظام کو مکمل طور پر اسلامی نظام میں تبدیل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی بینکاری کے بارے میں تاریخی پس منظر، اہم چیلنجز اور اسلامی طرز عمل اختیار کرنے کے مواقع اور اس کے بارے میں اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی کا مختصر جائزہ باکس 3.2 "بینکاری کے شعبے

⁵ 2022ء میں ٹیکس چارجز اور قبل از ٹیکس منافع کا تناسب گزشتہ برس کے 41.4 فیصد سے بڑھ کر 52.1 فیصد ہو گیا۔

⁴ اے ڈی آر سے منسلک ٹیکس پالیسی میں کم اے ڈی آر والے بینکوں کے لیے ٹیکس کی شرح بتدریج زیادہ تھی۔ تاہم ٹیکس سال 2024ء کے لیے اس پالیسی کو واپس لے لیا گیا ہے۔

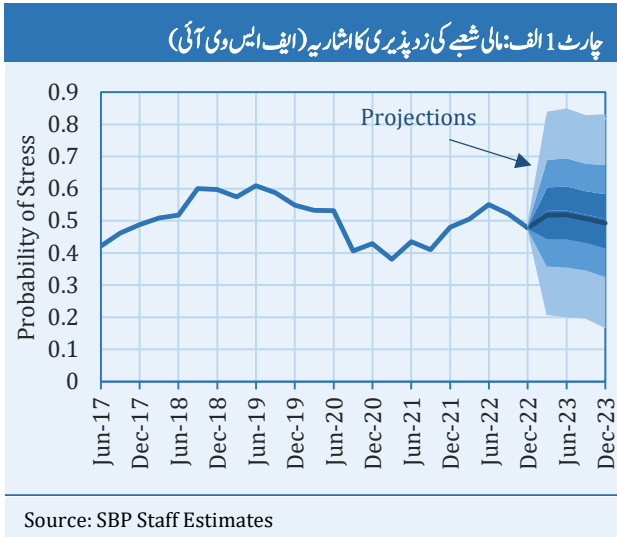
بینک اور میوچل فنڈز کی صنعت کے درمیان باہمی ربط کثیر جہتی ہے، تاہم، زیر جائزہ سال کے دوران متعلقہ خطرات قابل انتظام رہے (دیکھیے باب 6.2)۔

شعبہ بیمہ نے 2022ء کے دوران 14.8 فیصد نمو درج کی، جس کی بنیادی وجہ حیاتی بیمے کا زمرہ ہے جو اثاثہ جاتی اساس اور پر بیم کے لحاظ سے بھی اس شعبے میں نمایاں ہے۔ اگرچہ حیاتی زمرے میں گروپوں کے دعووں اور انفرادی سپردگی میں اضافہ دکھائی دیا، تاہم سرمایہ کاری آمدنی میں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب غیر حیاتی زمرے کو کارکردگی کے اظہاریوں میں کچھ ابتری کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ سیلاب اور قدرتی آفات کی وجہ سے دعووں میں اضافہ ہوا جبکہ مہنگائی کے دباؤ کی وجہ سے معین اثاثوں کی تلافی کی لاگت میں بھی اضافہ ہوا (دیکھیے باب 6.3)۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) 2022ء کے دوران مستحکم اور چمک دار رہے۔ ای بیکاری لین دین میں تیزی کا رجحان جاری رہا اور خوردہ ادائیگیوں میں زبردست اضافہ ہوا جبکہ کاغذ پر مبنی لین دین کے حجم میں کمی جاری رہی، جو صارفین کی ای بیکاری کے لیے بڑھتی ہوئی ترجیح کی عکاسی کرتی ہے۔ اقتصادی سست روی کی وجہ سے کاروباری سرگرمیوں کے لحاظ سے پر زوم بڑی مالیت کی ادائیگی کے نظام کی کارکردگی میں کمی آئی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے 2022ء کے دوران راست کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کیا، جس سے فوری اور مفت فرد تا فرد (پی 2 پی) رقوم کی منتقلی ممکن ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل بینکوں کے لیے ایک جامع لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک بھی جاری کیا گیا تاکہ محتاط انداز میں ڈیجیٹل مالی خدمات کو فروغ دیا جاسکے۔ اس کے علاوہ، ساہر سیکورٹی فریم ورک میں متعدد اصلاحات کی گئیں (دیکھیے باب 8)۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ڈیجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کی نمو میں گزشتہ چند برسوں میں تیزی آئی ہے۔ مالی خدمات کی فراہمی کو تیز کرنے میں ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کے اہم کردار کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک اور پالیسی ساز پائیدار انداز میں صارفین کی شمولیت، کارکردگی اور سہولت کے پالیسی مقاصد کو فروغ دینے کے لیے ٹیکنالوجی سے استفادے کی حکمت عملی تیار کر رہے ہیں۔ تاہم، چونکہ نجی کرپٹو اثاثوں جیسی کچھ اختراعات معیشت، مالی اداروں اور صارفین کے لیے متعدد مضمرات کی حامل ہیں، لہذا اسٹیٹ بینک نے عوام الناس کو ایسے اثاثوں اور مصنوعات سے متعلق خطرات کے بارے میں متنبہ کرتے ہوئے باضابطہ مالی اداروں کو ہدایت دی کہ وہ کرپٹو اثاثوں میں لین دین سے گریز کریں۔ (باب 8 میں خصوصی سیکشن ملاحظہ فرمائیں)۔

غیر مالی کارپوریٹ سیکٹر میں بڑھتے ہوئی معاشی دباؤ اور ٹیکس اور مالکاری اخراجات میں اضافے کے باعث آمدنی میں قدرے کمی درج کی گئی۔ اس کے باوجود 100 اہم فہرستی کمپنیوں کی مجموعی مالی حیثیت مستحکم رہی اور کارپوریٹ سیکٹر بالعموم مالی اداروں کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتا رہا۔ ٹیکسٹائل، سینٹ اور آٹوموبائل کے شعبوں میں فروخت میں کمی آئی جبکہ دیگر شعبوں جیسے پیٹرولیم (ایکسپلوریشن اور پیداوار)، کیمیکلز اور فارماسیوٹیکل اور توانائی کے شعبوں کی کارکردگی مستحکم رہی۔ اس کے علاوہ بینکاری شعبے کے 30 اہم قرض گیر گروپوں نے مالی کارکردگی میں درپیش کسی قدر سست روی کے باوجود زیر جائزہ سال کے دوران ادائیگی قرض کی مستحکم پوزیشن اور قرضوں کی ادائیگی کی مناسب صلاحیت کا مظاہرہ جاری رکھا (دیکھیے باب 7 اور باکس 7.1)۔

مالی شعبے کے زہد پذیری کے اشاریے اور نقشہ حرارت سے پتہ چلتا ہے کہ بڑھتے ہوئے کئی معاشی عدم توازن کی وجہ سے 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی استحکام کے لیے خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔⁶ 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران، اگرچہ کئی معاشی متغیرات میں دباؤ برقرار رہا، تاہم، مالی شعبے کے کلیدی اظہاریوں میں اپنے تاریخی رجحانات کے مقابلے میں بہتری دکھائی دی۔ باوجودیکہ درپیش سخت میکرو مالی حالات میں 2023ء میں مجموعی تناؤ نسبتاً بلند رہ سکتا ہے (چارٹ 1 الف اور 1 ب)۔

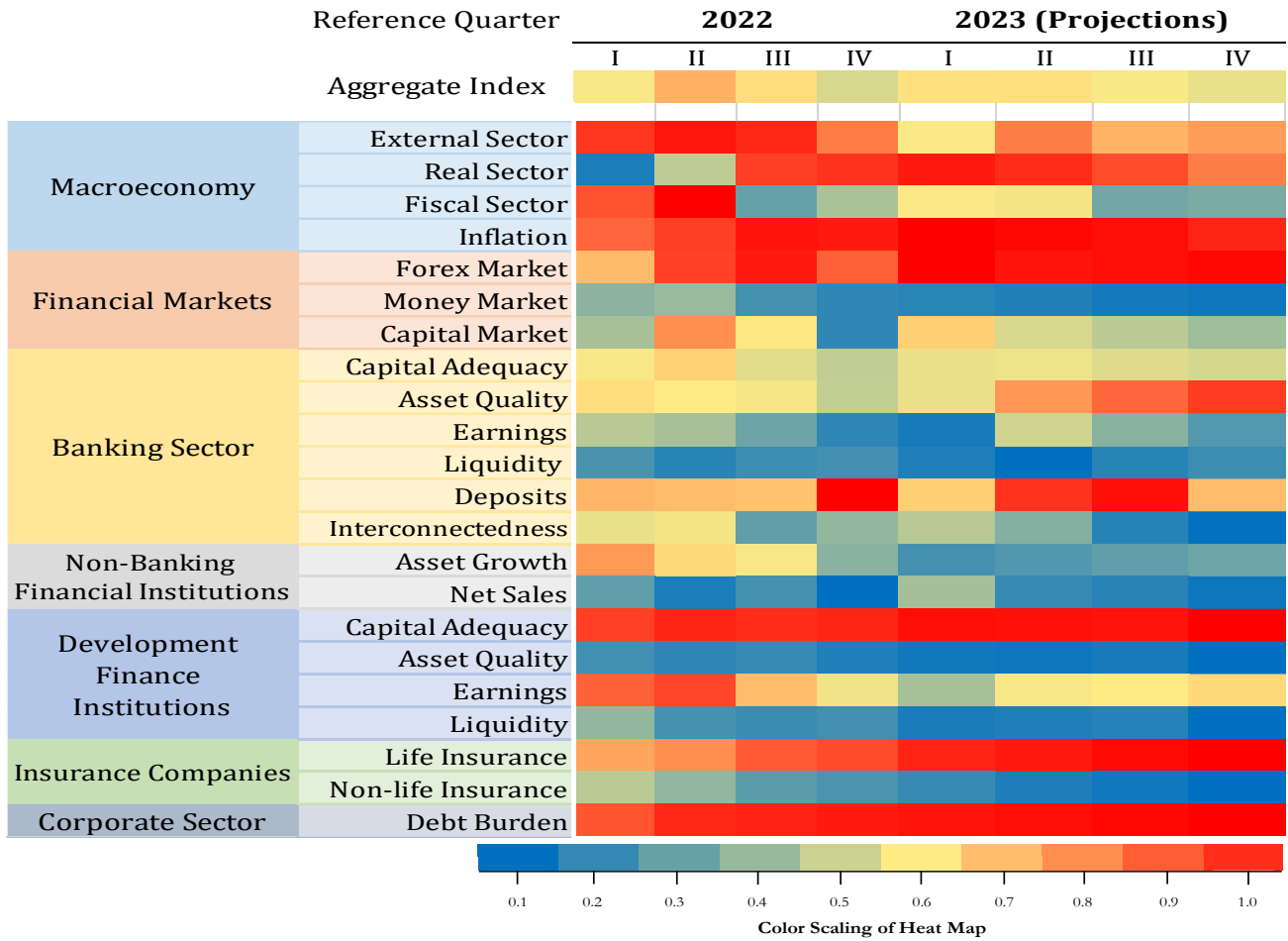


مستقبل میں، مالی استحکام کی حرکیات بین الاقوامی اور ملکی محاذوں پر بدلتے ہوئے حالات پر منحصر ہوں گی۔ جبکہ روس اور یوکرین کے درمیان تنازعہ جاری ہے، تاہم عالمی عبوری مہنگائی میں کمی کے باوجود بہت سے ممالک میں قوزی مہنگائی برقرار ہے۔ عالمی معیشت میں ایک اور سال کم اقتصادی نمو کا امکان ہے: 2023 میں اس کی شرح نمو 2.8 فیصد رہنے کی

⁶ ب ملاحظہ کیجیے۔ متغیرات کے لیے مستقبل کی راہنما پر مبنی ہے اور بنیادی مفروضے باب 4 میں منظر نامے کے تجزیے کے لیے استعمال ہونے والے ہیں لائن منظر نامے (معمول کے مطابق کاروبار) سے مطابقت رکھتے ہیں۔

⁶ فنانشل سیکٹر ولٹی ریلٹی انڈیکس (ایف ایس وی آئی) تاریخی کلیدی اعداد و شمار کی بنیاد پر کلیدی شعبوں سے پیدا ہونے والے مساوی اوسط خطرے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں شعبہ بینکاری، ترقیاتی مالی ادارے، غیر بینک مالی ادارے، شعبہ بیمہ، غیر مالی کارپوریٹ شعبہ، مالی منڈیاں اور میکرو واکاؤمی کا احاطہ کیا گیا ہے (تفصیلات کے لیے براہ مہربانی ضمیمہ

چارٹ 1 ب: مالی شعبے کا نقشہ حرارت



Source: SBP Staff Estimates

غیر یقینی صورت حال کی نشان دہی مالی نظام کو درپیش سب سے بڑے خطرے کے طور پر کی ہے (دیکھیے باکس 1)۔

کلی معاشی حرکیات کے جائزے سے بینکاری شعبے کے لیے متعدد چیلنجوں کا پتہ چلتا ہے۔ قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت دباؤ میں آسکتی ہے، جس سے بینکوں کے لیے اثاثوں کے معیار کے خدشات پیدا ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر، اس اہم شعبے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ایم ایف بیز کے کاروباری ماڈل کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ نیز، سست معاشی سرگرمیوں اور نجی شعبے کے قرضوں کے حوالے سے بینکوں کے خطرے سے بڑھتے ہوئے گریز کی وجہ سے بینکوں کی ایڈوانسز اور غیر سودی آمدنی سے ہونے والی آمدنی میں کمی کا امکان ہے۔ اگرچہ سرکاری تمسکات پر موجودہ بلند منافع اور حکومت کی قرضے کی مستحکم ضروریات بینکوں کی آمدنی میں اضافہ کر سکتی ہیں، تاہم سرکاری شعبے کے

توقع ہے جو 2022ء میں 3.4 فیصد سے کم ہے۔⁷ اس پس منظر میں، جغرافیائی سیاسی تنازعے میں مزید اضافے یا ایے ای مرکزی بینکوں کی جانب سے زری سختی پاکستان کے بیرونی کھاتے، مہنگائی اور اقتصادی سرگرمیوں پر اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

ملکی سطح پر درآمدات میں کمی کی وجہ سے جاری کھاتے کا خسارہ کافی حد تک کم ہوا ہے۔ تاہم، بیرونی کھاتے کی مجموعی صورت حال پر دباؤ برقرار ہے۔⁸ مزید برآں، ریکارڈ مہنگائی اور آئی ایم ایف پروگرام کے تحت نویں جائزے کی تکمیل میں طویل تاخیر معاشی منظر نامے کے لیے اہم چیلنجز ہیں۔ اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار سست پڑ گئی ہے؛ جس کی عکاسی مالی سال 23 کے لیے 0.29 فیصد کی تخمینہ کردہ پست شرح نمو سے ہوتی ہے۔

نظامیاتی خطرے کے سروے (ایس آر ایس) کی تازہ ترین لہر میں، مارکیٹ کے شرکانے غیر ملکی زرمبادلہ کی شرح کے خطرے، مہنگائی اور توانائی کے بحران کے ساتھ ساتھ سیاسی

<https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023>

⁸ اسٹیٹ بینک آف پاکستان، زری پالیسی بیان، اپریل 2023ء

⁷ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ: ایک زبردست بحالی۔ واشنگٹن، اپریل۔ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی مندرجہ ذیل لنک پر جائیے:

میں حالیہ اتار چڑھاؤ ان زید بریوں کے بارے میں ایک نئے نقطہ نظر کو اجاگر کرتی ہے جو تیزی سے بدلتے مالی حالات اور فرموں کے کاروباری ماڈل میں کمزوریوں کے تناظر میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، پاکستان میں گذشتہ چند برسوں کے دوران شدید موسمی صورت حال اور نتیجتاً بھاری نقصانات کے بار بار واقعات معیشت اور مالی شعبے دونوں کے لیے موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے خطرات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ اسی طرح ڈیجیٹلائزیشن اور ڈیجیٹل مالی خدمات میں اضافے کی وجہ سے ٹیکنالوجی اور سائبر خطرات میں اضافہ ایک عالمی رجحان ہے۔ اگرچہ ضوابطی رہنمائی اور نگرانی ان ابھرتے ہوئے خطرات پر توجہ مرکوز رکھے ہوئے ہے، تاہم مالی اداروں کو بھی انتظام خطر کی استعداد کو مناسب طور پر مضبوط بنا کر اور ضروری مالی سہاروں کی تیاری کے ذریعے ان ابھرتے ہوئے اور روایتی خطرات کا فعال طور پر جائزہ لے کر ان میں کمی لاتے ہوئے آپریشنل ریسک کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

اطمینان بخش بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کا نگرانی کا فریم ورک مالی استحکام کے لیے فرم کے مخصوص اور نظام کے وسیع خطرات کی سرگرم طور پر نگرانی کرتا اور ان کا جائزہ لیتا ہے نیز ان خطرات سے نمٹنے کے لیے اصلاحی اقدامات کرتا ہے۔ بینکاری نظام میں اعتماد عامہ کو برقرار رکھنے اور مالی دباؤ کے خلاف اداروں کی مضبوطی کے تحفظ کی خاطر ایک جامع سیفٹی نیٹ فریم ورک بھی موجود ہے۔⁹ اس فریم ورک کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے تاکہ مارکیٹ کی صورت حال اور ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں سے ہم آہنگ رہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے خطرات کے حامل کلیدی شعبوں، خاص طور پر موسمیاتی خطرات، سائبر سیکیورٹی، ہیگامی منصوبہ بندی اور بحران کی تیاری کے ساتھ ساتھ عمومی نگرانی کی صلاحیت کے حوالے سے اپنی نگرانی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ (دیکھیے ضمیمہ - الف)۔

اسٹیٹ بینک موجودہ خطرات سے آگاہ ہے۔ یہ دستیاب ٹول کٹ اور استعداد کے ساتھ مالی استحکام کو برقرار رکھنے اور معیشت میں قرضے اور مالی خدمات کی ہموار دستیابی کو یقینی بنا کر معاشی نمو کو تقویت دینے کے لیے ضروری اور بروقت اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

قرضوں میں اضافے کے متعدد مضمرات ہیں جن میں نجی شعبے کے قرضوں پر منفی اثرات اور نوبت بندی / باز قدر پیمائی کے خطرات شامل ہیں۔ مزید برآں، بالخصوص حکومت کی جانب سے قرضے کی طلب کے باعث نظام کی سیالیت ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ڈپازٹس کو متحرک کرنے کے لیے بہتر کوششوں کی ضرورت ہوگی۔ اس ضمن میں حکومت کو مالیاتی یکجائی کے حصول کے لیے اپنے فنڈز کے ذرائع کو متنوع بنانے اور ٹیکس محاصل میں اضافے سمیت متبادل ذرائع سے استفادہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کے لیے، حکومت کو پیداواریت، برآمدی مسابقت اور قرضوں کی پائیداری کو بہتر بنانے کے لیے مناسب پالیسی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

مالی استحکام کی حرکیات خاصے غیر یقینی اور پیچیدہ عوامل سے مشروط ہیں۔ لہذا اسٹیٹ بینک باقاعدہ طور پر وقتاً فوقتاً منظر نامے کا تجزیہ کرتا ہے تاکہ آئندہ دو سے تین برسوں کے دوران مختلف فرضی منظر ناموں میں بینکاری شعبے کی مضبوطی کے اظہاریوں کی ممکنہ راہ کی نشاندہی کی جاسکے۔ کئی دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ درپیش مسلسل فرضی تناؤ سے بینکاری شعبے کو غیر فعال قرضوں میں اضافے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

تاہم، بالعموم شعبہ بینکاری اور بالخصوص نظامی اعتبار سے بڑے اور اہم بینکوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ متوقع شدید کٹمی معاشی دھچکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مناسب ریسک کا مظاہرہ کریں گے۔ اس شعبے کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ ممکنہ طور پر آئندہ تین برسوں کے لیے نیز معمول کے منظر نامے (جس میں پہلے سے ہی کثیر دباؤ کے عناصر شامل ہیں) اور دباؤ والے کٹمی معاشی منظر نامے (جن میں فرضی کٹمی مالی دھچکوں کے ساتھ بیس لائن کو بڑھایا گیا ہے) دونوں کے تحت کم از کم ضوابطی تقاضے سے زائد رہنے کا امکان ہے (دیکھیے باب 4)۔

شعبہ بینکاری کے پاس وافر سرمائے اور سیالیت کے ساتھ ساتھ انتظام خطر کی صلاحیتیں بھی موجود ہیں جو ایک محتاطیہ ضوابطی فریم ورک کے تحت دہائیوں سے تعمیر کی گئی ہیں اور ماضی میں مختلف قسم کے شدید دباؤ کے خلاف آزمودہ ہیں۔ تاہم، امریکی شعبہ بینکاری

⁹ مزید تفصیلات کے لیے ایف ایس آر 2021ء کا باکس 3.2 (اسٹیٹ بینک کا فریم ورک برائے نگرانی اور انتظام بحران کا فریم ورک) ملاحظہ کیجیے: